سوال

برائے مہربانی یہاں انڈونیشیا میں ایک فقیر خاندان کی مشکل حل کرنے میں میری مدد کریں، وہ مشکل یہ ہے کہ اس خاندان کی ایک بیوہ بیٹی کے تین بیٹے ہیں اس نے (2007) میں ایک مسلمان شخص سے دوسری شادی کی جس سے (8 دسمبر 2007) میں ایک بچہ پیدا ہوا، لیکن اس کا خاوند اسے زدوکوب کرتا تھا، اوراسی طرح اس کے کچھ کام بھی غلط تھے حتی کہ وہ نماز بھی ادا نہیں کرتا تھا، اور وہ لڑکیوں کے پیچھے بھاگتا تھا (ابھی اس کی عمر اتنی زیادہ نہیں). اس عورت کی حالت اچھی نہ ہونے کی بنا میں نے اس کے خاندان نے اس کی مشکل حل کرنے کی کوشش کی، اور کم ازکم انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے لیے کوئی اور خاوند تلاش کیا جائے انہوں نے موجودہ خاوند سے بہتر ایک شخص حاصل کرلیا اور وہ بھی اس عورت اوراس کی اولاد کا خیال کرنے پر تیار ہے، اوراس سے دینی اور معاشرتی طور پر بھی بہتر ہے، اس کا ارادہ ہے کہ وہ گھر کے اخراجات اور بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کریگا، اس بنا پر عورت صرف خلع حاصل کرلے، کیونکہ یہی ایک حل ہے اوراٹھارہ فروری کواس عورت کا خاوند بغیر کسی مشکلات کے اس پر موافق ہوا اب وہ خاندان شادی پروگرام کے ذریعہ اللہ کی مدد چاہتا ہے، لیکن یہاں ایک اور آزمائش ہے وہ یہ کہ جس شخص نے اس کا رشتہ قبول کیا ہے وہ مارچ کی ابتدا یعنی چار مارچ تک عقد نکاح کرنا چاہتا ہے، کیونکہ اس نے ملازمت سے شادی کے لیے ایک ہفتہ کی چھٹی لی ہے، اوراب وہ کہتا ہے کہ شادی اس تاریخ سے مؤخر کرنے میں ملازمت کے لیے نقصان ہوگا حتی کہ اس کا کہنا ہے کہ اگر شادی میں تاخیر ہوئی تو ہوسکتا ہے وہ اپنی رائے بھی بدل لے، اس شخص نے بھی اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے جو دوسرے خاوند کے پاس جا چکی ہے اس کی وجہ سے بھی وہ بہت غمگین ہے، جب اس نے اس بیوہ اوراس کے بچوں کا قصہ اور حال سنا تو اس نے دوسری شادی کرنے کا سوچا، کیونکہ اس کا اعتقاد ہے کہ ایک مومن عورت ہی ایک اسلامی گھر تعمیر کرسکتی ہے، سوال یہ ہیں کہ: یہ علم میں رہے کہ خلع کی عدت ایک ماہ ہے، لیکن اس بیوہ کو ولادت کے بعد ابھی تک حیض نہیں آیا ولادت آٹھ دسمبر (2008) کو ہوئی تھی، (یہ نفاس کے چالیس یوم بعد ختم ہوئی تھی) چنانچہ اس کی عدت کیسے شمار ہوگی؟ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ایک حیض عدت کی حکمت یہ ہے کہ حمل کے بارہ میں علم ہوجائے کہ حمل ہے یا نہیں، جب اسے حیض آجائے تو یہ یقین ہوجائیگا کہ عورت حاملہ نہیں (جیسا کہ سید سابق نے فقہ السنہ میں کہا ہے)، کیا حیض کا انتظار کیے بغیر حمل نہ ہونے کے بارہ میں میڈیکل چیک اپ پر انحصار کیا جا سکتا ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے اس حالت میں کئی ماہ کے بعد ہی حیض آئے؟ برائے مہربانی اس چیز کو مدنظر رکھیں کہ امید ہے کہ یہ شادی دین اوراس خاندان کے معاشرتی مصلحت کی خاطر ہے جن میں سب سے پہلے تو وہ بیوہ اوراس کے بچے شامل ہوتے ہیں، ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کرام اس مشکل کا شریعت میں کوئی نہ کوئی حل ضرور پائینگے میں یہاں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں ان لوگوں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں، اوراوپر جو بھی معلومات بیان ہوئی ہیں وہ سب صحیح ہیں، اور پھر مسئلہ یہ نہیں کہ اس عورت کی شادی کے لیے کسی بھی اسلوب سے غلط معلومات فراہم کرکے فتوی حاصل کرنا نہیں ہے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں:

اول:

راجح قول کے مطابق خلع حاصل کرنے والی عورت کے لیے ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرنا لازم ہے، جیسا کہ سوال نمبر (5163) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے

دوم:

جب کسی معلوم سبب مثلا رضاعت کی بنا پر حیض نہ آئے تو حیض واپس آنے کا انتظار کرنا ضروری ہے تاکہ عورت اس سے عدت پوری کرے چاہے اس کی مدت بہت زیادہ اور لمبی بھی ہوجائے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لیکن جب عورت کو معلوم ہوکہ اسے کسی بیماری یا نفاس یا رضاعت کی بنا پر حیض نہیں آ رہا تو وہ انتظار اس مرض اور سبب کے زائل ہونے اور خون آنے کا انتظار کرے چاہے انتظار لمبا ہو، الا یہ کہ وہ ناامیدی کی عمر یعنی اس عمر میں پہنچ جائے جس میں حیض نہیں آتا تو پھر اسے ناامید عورتوں والی عدت گزارنا ہوگی

امام شافعی رحمہ اللہ سے مسند شافعی میں ان کی سند سے حبان بن منقذ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی اور اس کی ایک بیٹی بھی تھی جسے وہ دودھ پلا رہی تھی، چنانچہ اس کے حیض کی مدت زیادہ ہوگئی اور حبان بیمار ہوگئے تو انہیں کہا گیا :

اگر تم فوت ہوگئے تو وہ آپ کی وارث ہوگی، تو وہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بھی تھے انہوں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے زید اور علی رضی اللہ تعالی عنہما کو فرمایا :

" تم دونوں کی رائے کیا ہے ؟

تو دونوں نے فرمایا : ہماری رائے تو یہی ہے کہ اگر وہ عورت فوت ہوگئی تو یہ اس کے وارث ہونگے، اور اگر یہ فوت ہوگیا تو وہ اس کی وارث ہوگی؛ کیونکہ وہ عورت ان میں شامل نہیں جو حیض سے ناامید ہوچکی ہوں، اور نہ ہی ان لڑکیوں میں شامل ہوتی ہے جو ابھی حیض کی عمر تک نہیں پہنچیں "

تو حبان اپنے گھر گیا اور اس سے اپنی بچی چھین لی تو اس کی مطلقہ بیوی کو حیض واپس آگیا، اور جب اسے دو حیض ہی آئے تھے کہ تیسرا حیض آنے اور عدت ختم ہونے سے قبل ہی حبان فوت ہوگیا، تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اس عورت کو حبان کا وارث بنایا " انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (216/11).

استبراء رحم کے لیے صرف میڈیکل چیک اپ پر اکتفا کرنا جائز نہیں، بلکہ ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرنا ضروری ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میڈیکل کے جدید وسائل کے ذریعہ استبراء رحم کرانے کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ہی عبادات و نکاح اور معاملات میں احکام و قوانین مشروع کیے ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی کو ہی ہر اس چیز کا کمال علم حاصل ہے جو ہو چکی اور جو ہوگی اللہ تعالی نے استبراء رحم کے لیے نئے اور جدید میڈیکل آلات کے ذریعہ استبراء رحم کا طریقہ مشروع نہیں کیا (اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں) چنانچہ قرآن و سنت سے جو طریقہ استبراء رحم کا ثابت اور مشروع ہے اور اس کی شرح کتب فقہ نے کی ہے اس کے بدلے کسی اور طریقہ سے استبراء رحم کرنا کفائت نہیں کریگا "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (487/20).

اس لیے اس عورت کےلیے اس وقت تک نکاح کرنا جائز نہیں جب تک اسے ایک حیض نہ آجائے، چاہے اس کی شادی ایک ماہ تاخیر سے بھی ہو؛ انسان کو یہ علم نہیں کہ اس کے لیے کیا لکھا گیا ہے، ہوسکتا ہے اس کےلیے اس شخص سے شادی کرنا بہتر ہو، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے شادی بہتر نہ ہو

یہاں ہم ایک چیز پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس شخص یا کسی اور آدمی کے ساتھ اس وقت تک اتفاق کرنا جائز نہیں جب تک وہ اپنے خاوند کے نکاح میں ہے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شخص کو منع فرمایا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی مت کرے، تو پھر اس کےلیے یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے کہ کسی شخص کی عصمت میں موجود عورت یعنی اس کی بیوی سے منگنی کرلے ؟!

اس عورت کو اپنے خاوند سے طلاق یا خلع لینے کی کوشش کرنی چاہیے وہ بھی اگر چاہتی ہو، پھر جب عدت ختم ہوجائے تو دوسرا خاوند تلاش کرے، یا پھر جو شخص اس سے شادی کرنا چاہتا ہو وہ اس کا رشتہ طلب کرے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس عورت کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

115386